



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 12-25/AIMS
December 20, 2025

فکر و نظر

ٹرمپ کا "قبضہ منصوبہ": فلسطین کی آزادی کا قاتل اور مسلم دنیا کی غلامی کا چارٹر

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Donald Trump peace plan, Israel–Palestine conflict, Gaza crisis, Middle East

Keywords: Palestinian genocide, Saudi Arabia foreign policy, Pakistan foreign policy

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

دنیا کی سیاسی بساط پر ایک ایسا کھیل کھیلا جا رہا ہے جو سطحی طور پر "امن" کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے، مگر اس کی گہرائی میں طاقت، مفادات اور استعماری عزائم کی تاریک پر تیں چھپی ہوئی ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی ممکنہ واپسی صرف امریکی داخلی سیاست کا معاملہ نہیں، بلکہ عالمی توازن قوت کو دوبارہ امریکہ کے حق میں جھکانے کی کوشش ہے۔ ان کا پیش کردہ 20 نکاتی "امن منصوبہ" — جسے ہم "قبضہ منصوبہ" کہہ سکتے ہیں — بنیائین نیتن یاہو، شہباز شریف، فیلڈ مارشل عاصم منیر اور سعودی عرب جیسے کلیدی کھلاڑیوں کے گٹھ جوڑ سے تقویت پارہا ہے۔ یہ منصوبہ فلسطینی عوام کی 80 ہزار سے زائد شہادتوں کو ایک کاغذی دستاویز میں دفن کر کے، ان کی قربانیوں کو "ضروری نقصان" قرار دے رہا ہے۔ تحلیلی اعتبار سے، یہ نہ صرف ایک سفارتی چال ہے بلکہ مشرق وسطیٰ کی جغرافیائی اور سیاسی تشکیل نو کی حکمت عملی ہے، جو اسرائیل کو خطے کا بلا شرکت غیرے حکمران بنانے پر مبنی ہے۔

ٹرمپ کے منصوبے کی تکنیکی ساخت پر غور کریں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس کی ہر شق اسرائیل کی سلامتی اور توسیع کو مرکزی حیثیت دیتی ہے۔ منصوبہ میں غزہ کو "نیا غزہ" بنانے کا دعویٰ کیا گیا ہے، مگر یہ تعمیر نو نہ فلسطینیوں کی مرضی سے ہوگی اور نہ ہی ان کی خود مختاری کو تسلیم کرے گی۔ اس کے بجائے، یہ ایک کٹھ پتلی انتظامیہ قائم کرے گی جو امریکہ اور اسرائیل کے کنٹرول میں ہوگی۔ حماس کو مکمل طور پر حکومت سے باہر رکھنے، ہتھیار ڈالنے والوں کو معافی دینے، اور احتجاج کرنے والوں کو سزا دینے کی شرائط اس منصوبے کو ایک فوجی قبضے کی قانونی توثیق بنا دیتی ہیں۔ یہ وہی فارمولہ ہے جو امریکہ نے عراق اور افغانستان میں آزمایا، جہاں "تعمیر نو" کے نام پر استعماری کنٹرول قائم کیا گیا۔ نیتن یاہو کی فوری حمایت اس کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ منصوبہ اسرائیل کی جارحانہ پالیسیوں کا تسلسل ہے، جس میں فلسطینی خون کو "امن" کے رنگ میں چھپایا جا رہا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان جیسا ایک اسلامی جمہوریہ اس سازش میں کیوں شریک ہے؟ شہباز شریف اور فیملڈ مارشل عاصم منیر کی شمولیت کو معاشی اور سیاسی دباؤ کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔ پاکستان اس وقت شدید معاشی بحران کا شکار ہے، جہاں آئی ایم ایف کے قرضے، ڈالر کی کمی اور سعودی سرمایہ کاری پر انحصار اس کی خارجہ پالیسی کو محدود کر رہے ہیں۔ شہباز شریف کے بیانات میں ٹرمپ کو "امن کا ہیرو" قرار دینا، اور فیملڈ مارشل کی عسکری تائید، یہ ظاہر کرتی ہے کہ پاکستان عالمی طاقتوں کے سامنے جھکنے پر مجبور ہے۔ یہ شمولیت نہ صرف سیاسی بلکہ عسکری سطح پر ہے، جو پاکستان کو ایک "اسلامی جواز" فراہم کرنے والے مہرے کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ منطقی طور پر، یہ ایک خطرناک پیش رفت ہے کیونکہ پاکستان کی عوامی رائے فلسطین کے حق میں ہے، مگر حکمران طبقہ اقتدار اور مالی امداد کی خاطر ضمیر کو گروی رکھ رہا ہے۔ یہ نہ صرف داخلی تضاد کو جنم دے رہی ہے بلکہ پاکستان کی ساکھ کو بھی مجروح کر رہی ہے۔

سعودی عرب کا کردار اس گٹھ جوڑ میں سب سے زیادہ پیچیدہ اور خطرناک ہے۔ تیل کی دولت سے مالا مال یہ ملک مسلم امہ کی نمائندگی کا دعویٰ تو کرتا ہے، مگر اس کی اصل وفاداریاں واشنگٹن اور تل ابیب کی طرف جھکی ہوئی ہیں۔ سعودی حکمران فلسطین کی آزادی کو اپنے اندرونی استحکام کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں، کیونکہ ایک آزاد فلسطین ان کے عوامی دباؤ کو بڑھا سکتا ہے۔ لہذا، وہ فلسطینیوں کی قربانی کو قربان کر کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ پالیسی نہ صرف القدس کی سوداگری ہے بلکہ مسلم دنیا کی تقسیم کی بنیاد رکھ رہی ہے، جہاں سعودی عرب اسرائیل کو خطے کا بادشاہ بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔

یہ پورا منظر نامہ ایک نئے عالمی نظام کی تیاری کی طرف اشارہ کرتا ہے، جہاں مسلم دنیا کو دبایا جائے، فلسطین کو مستقل طور پر مفلوج کیا جائے، اور اسرائیل کو غالب طاقت بنایا جائے۔ فلسطینی عوام کو چند ٹکڑوں میں بانٹ کر ایک کمزور خود مختار انتظامیہ دینے کا منصوبہ دراصل غلامی کی نئی شکل ہے۔ یہ امن نہ ہے بلکہ قبضہ ہے، یہ انصاف نہ ہے بلکہ جرم ہے۔ 80 ہزار لاشوں پر کھڑا یہ منصوبہ غزہ کے جلے ہوئے بچوں، ماؤں کی چیخوں اور جوانوں کے بلبے تلے دبے لاشوں کو مذاق بنا رہا ہے۔ کیا امن لاشوں پر تعمیر ہوتا ہے؟ کیا یہ وہ امن ہے جو فاتح کے قلم سے لکھا جائے اور مظلوم کے خون سے دستخط کروائے جائیں؟ اس تجزیے سے ایک چونکا دینے والی حقیقت سامنے آتی ہے: مسلم دنیا کا اصل دشمن باہر نہیں، بلکہ اندر بیٹھے حکمرانوں میں ہے، جو ڈالر اور اقتدار کی خاطر اپنی روح بیچ رہے ہیں۔ شہباز شریف اور عاصم منیر جیسے رہنما محض مہرے ہیں، جبکہ اصل کھلاڑی ٹرمپ، نیتن یاہو اور سعودی عرب ہیں، جو مشرق وسطیٰ کو نئی تقسیم کے دہانے پر لا کھڑا کر رہے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایسے گٹھ جوڑ دیر پا نہیں ہوتے، مگر ان کی قیمت مظلوم عوام ادا کرتے ہیں۔

اب وقت ہے کہ عوام اپنی آنکھیں کھولیں اور اس فریب کو پہچانیں۔ یہ خاموشی کا نہیں، احتجاج کا وقت ہے۔ ہمیں اپنی آوازوں، پوسٹوں اور احتجاج سے دنیا کو بتانا ہو گا کہ یہ "امن منصوبہ" نامنظور ہے، کیونکہ یہ خون کی سوداگری ہے۔ امن لاشوں پر نہیں، انصاف پر قائم ہوتا ہے۔ امن منصوبے نہیں بناتے، عوام بناتے ہیں۔ فلسطینی عوام کا فیصلہ صاف ہے: وہ غلامی نہیں، آزادی چاہتے ہیں۔ اگر ہم آج فلسطین کے ساتھ نہ کھڑے ہوئے تو کل یہ کھیل کشمیر اور پاکستان کے ساتھ کھیلا جائے گا۔ عوام کی طاقت ہی اصل طاقت ہے۔ اسے بیدار کریں، ورنہ آنے والی نسلیں غلامی اور ذلت کے سوا کچھ نہیں پائیں گی۔

Reference:

- Trump, D. J. (2020). *Peace to prosperity: A vision to improve the lives of the Palestinian and Israeli people*. The White House.
<https://trumpwhitehouse.archives.gov/peacetoprosperity/>
- United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs. (2024). *Gaza humanitarian situation report*.
<https://www.ochaopt.org/>
- Human Rights Watch. (2023). *Israel and Palestine: Events of 2023*.
<https://www.hrw.org/world-report/2024/country-chapters/israel-and-palestine>
- Amnesty International. (2022). *Israel's apartheid against Palestinians: Cruel system of domination*.
<https://www.amnesty.org/en/documents/mde15/5141/2022/en/>
- Dalrymple, W. (2023). *The long war on Gaza*. The Guardian.
<https://www.theguardian.com/commentisfree>
- Cohen, S. P. (2004). *The idea of Pakistan*. Brookings Institution Press.
<https://www.brookings.edu/book/the-idea-of-pakistan/>
- International Crisis Group. (2024). *The Gaza war and regional instability*.
<https://www.crisisgroup.org/middle-east-north-africa/east-mediterranean-mena>
- Al Jazeera. (2024). *Explainer: Trump, Israel and the so-called peace plans*.
<https://www.aljazeera.com/>
- United Nations Human Rights Council. (2024). *Report on violations in the Occupied Palestinian Territory*.
<https://www.ohchr.org/en/countries/state-palestine>
- Mearsheimer, J. J., & Walt, S. M. (2007). *The Israel lobby and U.S. foreign policy*. Harvard University Press.
<https://www.hup.harvard.edu/books/978037453150>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشنائی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشنائی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).